سوال

(505) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں تبرک بال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہ واقعہ مشہور ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال رکھے ہوئے تھے جن کی وجہ سے انہیں ہر میدان میں فتح ہوتی تھی ، اس کی وضاحت درکار کرہے ؟

ہمارے خطباء حضرات اپنی تقاریر میں یہ واقعہ بکثرت بیان کرتے ہیں کہ جب جنگ یرموک ہوئی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی وہاں گم ہوگئی، تلاش بسیار کے بعد وہ مل گئی، جس سے آپ کو اطمینان اور سکون میسر آیا، آپ کے ساتھیوں نے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا : '' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ کیا تو اپنے بال منڈوائے، اس وقت لوگوں نے آپ کے موئے مبارک لینے کے لئے جلدی کی، میں نے آپ کی پیشانی کے بال حاصل کرلئے پھر میں نے ان بالوں کو اس ٹوپی میں رکھ دیا۔

ہر میدان جنگ میں اس ٹوپی کو پہن لیتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے مجھے فتح و نصرت سے ہمکنار کرتا ہے۔'' [1]

لیکن یہ واقعہ محدثین کرام کے قائم کردہ معیار صحت پر پورا نہیں اترتا، کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی جعفر بن عبداللہ بن حکم ہے جو خود تو ثقہ ہے لیکن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ثابت نہیں ہے، اگرچہ کچھ محدثین نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے لیکن اس کی سند منقطع ہے جیسا کہ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے صراحت کی ہے۔[2]

علامہ ہیثمی نے بھی اس کے منقطع ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، آپ فرماتے ہیں : اس روایت کو امام طبرانی اور ابو یعلی نے بیان کیا ہے اور اس کے راوی بھی ''صحیح'' کے راوی ہیں، اس کے علاوہ جعفر کا متعدد صحابہ کرام سے سماع بھی ثابت ہے لیکن مجھے معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے حضرت خالد بن ولید سے سنا ہے یا نہیں۔[3]

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کو سننا تو درکنار بلکہ ان کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی زندگی میں پیدا ہونا بھی ثابت نہیں، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۲ ہجری کے لگ بھگ فوت ہوئے تھے، جو صحابہ کرام دیر سے فوت ہوئے ہیں، اگرچہ ان سے اس کا سماع ثابت ہے لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات کی ہے یا ان سے کچھ احادیث سنی ہیں۔

بہر حال یہ روایت منقطع ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں، ہم کراماتِ اولیاء کے قائل ہیں لیکن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی مذکورہ کرامت صحیح سند سے ثابت نہیں ہے اگرچہ ہمارے خطباء حضرات اسے بڑی شدومد سے بیان کرتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مستدرک حاکم ص ۲۹۹ ج ۳۔

[2] مستدرک حاکم ص ۲۹۹ ج ۳۔

[3] مجمع الزوائد ص ۳۴۹ ج ۹۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے خطباء حضرات اپنی تقاریر میں یہ واقعہ بکثرت بیان کرتے ہیں کہ جب جنگ یرموک ہوئی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی وہاں گم ہوگئی، تلاش بسیار کے بعد وہ مل گئی، جس سے آپ کو اطمینان اور سکون میسر آیا، آپ کے ساتھیوں نے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ کیا تو اپنے بال منڈوائے، اس وقت لوگوں نے آپ کے موئے مبارک لینے میں جلدی کی، میں نے آپ کی پیشانی کے بال حاصل کرلئے پھر میں نے ان بالوں کو اس ٹوپی میں رکھ دیا۔ ہر میدان جنگ میں اس ٹوپی کو پہن لیتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے مجھے فتح ونصرت سے ہمکنار کرتا ہے۔" (مستدرک حاکم ص299ج3)

لیکن یہ واقعہ محدثین کرام کے قائم کردہ معیار صحت پر پورا نہیں اترتا، کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی جعفر بن عبداللہ بن حکم ہے جو خود تو ثقہ ہے لیکن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ثابت نہیں ہے، اگرچہ کچھ محدثین نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے لیکن اس کی سند منقطع ہے جیسا کہ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے صراحت کی ہے۔ (مستدرک حاکم ص299ج3)

علامہ ہیثمی نے بھی اس کے منقطع ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، آپ فرماتے ہیں: اس روایت کو امام طبرانی اور ابو یعلیٰ نے بیان کیا ہے اور اس کے راوی بھی "صحیح" کے راوی ہیں، اس کے علاوہ جعفر کا متعدد صحابہ کرام سے سماع بھی ثابت ہے لیکن مجھے معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے حضرت خالد بن ولید سے سنا ہے یا نہیں۔ (مجمع الزوائد ص349ج9)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کو سننا تو درکنار بلکہ ان کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی زندگی میں پیدا ہونا بھی ثابت نہیں، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 22 ہجری کے لگ بھگ فوت ہوئے تھے، جو صحابہ کرام دیر سے فوت ہوئے ہیں، اگرچہ ان سے اس کا سماع ثابت ہے لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات کی ہے یا ان سے کچھ احادیث سنی ہیں۔

بہرحال یہ روایت منقطع ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں، ہم کراماتِ اولیاء کے قائل ہیں لیکن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی مذکورہ کرامت صحیح سند سے ثابت نہیں ہے اگرچہ ہمارے خطباء حضرات اسے بڑی شدومد سے بیان کرتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:441

محدث فتویٰ